۵/۳/۱۴۳۱ھ

۱۲ ———— ھ

۹۲/ ۲۵-۲۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا حضور اکرم - صلی اللہ علیہ وسلم - پر جادو ہوا تھا۔ یا نہیں، ہوا تھا تو کب اور کیسے ہوا اس کی تفصیل بتا دیں، کیونکہ ایک عالم نے کہا کہ حضور اکرم پر جادو نہیں ہوا سکتا، اگر ہوتا تو پھر کفار کا یہ کہنا کہ آپ جادو زدہ ہو، کفار کی یہ بات ٹھیک ہو جاتی ہے

س ۲

ہمارے گھر بچے ٹیوشن پڑھنے آتے ہیں، جن کے والد ایک بینک ملازم ہیں، وہ بینک کی تنخواہ میں سے ہمیں ٹیوشن فیس دیتے ہیں، کیا وہ پیسے لینا ہمارے لئے ٹھیک ہے یا نہیں - اور ایک مووی تصویر بنانے کا کام کرتے ہیں شادی پر، تو کیا ان کے پیسے ہمارے لئے ٹھیک ہیں یا نہیں

س ۳

موجودہ دور میں شادی کا کیا طریقہ کار ہوگا

المستفتی

نویہ قاسم

0300-6493891

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

حضور - صلی اللہ علیہ وسلم - پر جادو ہونا صحیح احادیث سے ثابت ہے، چنانچہ امام بخاری - رحمۃ اللہ علیہ - نے اپنی صحیح میں حضرت عائشہ - رضی اللہ عنہا - کی روایت باسناد عروۃ بن الزبیر - رضی اللہ عنہ - تخریج کی ہے کہ حضرت عائشہ ام المؤمنین - رضی اللہ عنہا - نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وسلم - پر جادو کر دیا گیا تھا (اور جب اسکے کچھ آثار بدن مبارک اور آپ - صلی اللہ علیہ وسلم - کے معمولات میں محسوس ہوئے) تو آپ - صلی اللہ علیہ وسلم - نے (ایک روز) فرمایا: اے عائشہ میں نے اللہ رب العزت سے جو بات معلوم کرنی چاہی تھی وہ مجھے اللہ نے بتا دی ہے وہ اس طرح کہ میرے پاس دو آدمی آئے (یعنی اللہ کے فرشتے دو انسانوں کی صورت میں) ایک ان میں سے میرے سر کی طرف بیٹھ گیا اور دوسرا پاؤں کی طرف تو اس نے جو سرہانے بیٹھا تھا دوسرے سے پوچھا کہ ان صاحب کا کیا حال ہے؟ دوسرے نے جواب دیا کہ ان پر جادو کیا گیا ہے، پہلے نے پوچھا: کس نے ان پر جادو کیا؟ جواب دیا: لبید بن الاعصم نے جو یہودیوں میں سے ایک شخص تھا، منافق تھا، پھر دریافت کیا: کس چیز میں جادو کیا گیا؟ جواب دیا: بالوں کے گچھے میں، سوال کیا: وہ کہاں ڈالا گیا؟ تو بتایا کہ بئر ذروان میں (ایک کنوئیں کا نام ہے)، حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) فرماتی ہیں کہ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کنوئیں پر تشریف لے گئے اور اس کو نکلوایا، اس کنوئیں کا پانی دیکھا گیا تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مہندی کا پانی ہے سرخ رنگ کا۔

ابن عباس - رضی اللہ عنہ - کی روایت میں ہے کہ بالوں کو کسی دھاگے میں باندھ کر اس میں گرہیں لگائی ہوئی تھیں تو اس پر اللہ تعالی نے سورت معوذتین نازل فرمائیں، آپ - صلی اللہ علیہ وسلم - ایک ایک آیت پڑھتے جاتے تو ہر آیت کی تلاوت پر ایک گرہ کھل جاتی اور دونوں سورتوں کی آیات پوری ہونے اور دم کرنے پر ایسا معلوم ہوا گویا کسی بندش سے کھول دیا گیا تو آپ - صلی اللہ علیہ وسلم - پر پھر حسب سابق وہ نشاط کی حالت عود کر آئی اور جو گھٹن یا جسمانی تکلیف محسوس ہو رہی تھی وہ ختم ہو گئی۔

البتہ اس طرح کی کیفیت، یا بدنی احوال میں کسی نوع کا تغیر منصب رسالت کے منافی نہیں ہے جیسے آپ - صلی اللہ علیہ وسلم - کا کسی وقت بیمار ہو جانا یا کسی وقت غشی کا طاری ہونا جیسے کہ مرض الوفات کے زمانے میں ایسا ہوا یا جیسے غزوۂ احد میں آپ - صلی اللہ علیہ وسلم - کے چہرۂ انور پر زخم لگ جانا اور دندانِ مبارک کا شہید ہونا، یا جس طرح کہ کسی وقت آپ - صلی اللہ علیہ وسلم - کو نماز میں سہو پیش آجانا تو یہ جملہ احوال بمقتضائے بشریت ہیں اور انکے پیش آنے پر آپ - صلی اللہ علیہ وسلم - کے مقام رسالت اور وحی الہی کے اعتماد میں کسی قسم کا کوئی سقم اور حرج نہیں واقع ہو سکتا اور نہ ہی یہ احوال آپ - صلی اللہ علیہ وسلم - کی منصب رسالت کے منافی ہیں۔

اس قسم کے سہو یا غشی کے واقعہ سے کوئی شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ ایسی صورت میں آپ - صلی اللہ علیہ وسلم - کی وحی اور آپ - صلی اللہ علیہ وسلم - کی باتوں پر (العیاذ باللہ) کیسے یقین کر لیا جائے؟ ظاہر ہے کہ اس قسم کے احوال جسمانیہ جو از قسم مرض و حوادث طبیعیہ ہوں - سے وحی الہی اور فرائض منصب رسالت کی ادائیگی میں ذرہ برابر بھی شک و شبہ کی گنجائش نہیں اور محض اتنی سی بات سے کہ آپ - صلی اللہ علیہ وسلم - کو کسی کام کر لینے کا خیال ہو گیا حالانکہ نہ کیا ہو قطعاً وحی الہی کے اعتماد پر کوئی جرح نہیں کی جا سکتی، انبیاء - علیہم السلام - بہرحال جنس بشر سے ہیں اور ان پر ایسے احوال و عوارض بشریہ کا طاری ہونا شریعت اور احکامِ دین کی حجیت و قطعیت پر کسی طرح بھی اثر انداز نہیں ہو سکتا اور یہ مسحور ہونا اس طرح کا نہ تھا جو کفار و مشرکین آنحضرت - صلی اللہ علیہ وسلم - کو بطور طعن کہا کرتے تھے کہ مسحور و مجنون ہیں کہ وحی الہی کے جوش اور جذبۂ دعوت و تبلیغ میں انہماک جنون کے عنوان سے تعبیر کرتے، بعض حضرات اہل علم کا اس قصہ میں یہ تاویل اختیار کرنا ظاہر احادیث کے مضمون کے صریح خلاف ہے۔

عن عائشة قالت: سحر رسول الله - صلى الله عليه وسلم - رجل من بني زريق يقال له لبيد بن الأعصم، حتى كان رسول الله - صلى الله عليه وسلم - يخيل إليه أنه يفعل الشيئ، وما فعله حتى إذا كان ذات يوم، أو ذات ليلة، وهو عندي، لكنه دعا و دعا، ثم قال: يا عائشة! أشعرت أن الله أفتاني فيما استفتيته

جاری ہے ←

جامعة فاروقية
دار الإفتاء

Date

فيه، أتاني رجلان، فقعد أحدهما عند رأسي، والآخر عند رجلي
فقال أحدهما لصاحبه: ما وجع الرجل؟ قال: مطبوب، قال:
من طبه؟ قال: لبيد بن الأعصم، قال: في أي شيئ؟ قال: في
مشط، ومشاطة، وجف طلع نخلة ذكر، قال: فأين هو؟ قال:
في بئر ذي أروان، فأتاها رسول الله - صلى الله عليه وسلم -
في ناس من أصحابه، فجاء، فقال: يا عائشة! كأن ماءها
نقاعة الحناء، أو كأن رؤوس نخلها رؤوس الشياطين، فقلت:
يا رسول الله! أفلا استخرجته، قال: قد عافاني الله،
فكرهت أن أثور على الناس فيه شرا، فأمر بها، فدفنت.
(صحيح البخاري، كتاب الطب، باب السحر وقول الله
تعالى: (ولكن الشياطين) الآية: ٢/٨٥٧، ٨٥٨، ط: قديمي)

وأجيب بأن الحديث صحيح، وهو غير مراغم للنص
، ولا يلزم عليه حط منصب النبوة، والتشكيك فيها، لأن
الكفار أرادوا بقولهم «مسحور» أنه مجنون وحاشاه،
ولو سلم إرادة ظاهره فهو كان قبل هذه القصة، أو
مرادهم أن السحر أثر فيه، وأن ما يأتيه من الوحي من
تخيلات السحر، وهو كذب أيضا؛ لأن الله تعالى عصمه
فيما يتعلق بالرسالة، وأما ما يتعلق ببعض أمور الدنيا التي
لم يبعث - عليه الصلاة والسلام - بسببها، وهي مما يعرض
للبشر فغير بعيد أن يخيل إليه من ذلك ما لا حقيقة له
......، وقال القاضي عياض: قد جاءت روايات حديث
عائشة مبينة أن السحر إنما تسلط على جسده الشريف
- صلى الله عليه وسلم -، وظواهر جوارحه، لا على عقله
- صلى الله عليه وسلم -، وقلبه، واعتقاده......، وكل ما
جاء في الروايات من أنه - عليه الصلاة والسلام - يخيل
إليه فعل شيئ، ولم يفعله، ونحوه محمول على التخيل
بالبصر، لا لخلل تطرق إلى العقل، وليس في ذلك ما
يدخل لبسا على الرسالة، ولا طعنا لأهل الضلالة
انتهى. (تفسير روح المعاني: ٣٠/٢٨٣، ط: دار إحياء التراث العربي)
(كذا في شرح النووي على صحيح مسلم: ٢/٢٢١، قديمي
كتب خانه)

دار الافتاء

Date

۲ — اگر ٹیوشن پڑھانے والا کو یہ بات معلوم ہو کہ جو فیس مجھے دی جا رہی ہے وہ بعینہ بینک کی تنخواہ میں سے ہے، یا بعینہ مووی و تصویر بنانے کی اجرت میں ملنے والی رقم میں سے ہے تو اس کا لینا جائز نہیں ہے، اور اگر کسی اور حلال آمدن میں سے دی جا رہی ہے تو لینا جائز ہے۔

قوله: (وفي الأشباه إلخ) قال الشيخ عبد الوهاب الشعراني في كتاب المنن: وما نقل عن بعض الحنفية من أن الحرام لا يتعدى إلى ذمتين سألت عنه الشهاب ابن الشلبي فقال: هو محمول على ما إذا لم يعلم بذلك، أما من رأى المكاس يأخذ من أحد شيئا من المكس، ثم يعطيه آخر، ثم يأخذه من ذلك الآخر فهو حرام اهـ. (الرد مع الدر، كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع: ٦/٣٨٥، ط: سعيد)

وفي حاشية الحموي عن الذخيرة: سئل الفقيه أبو جعفر عمن اكتسب ماله من أمراء السلطان، وجمع المال من أخذ الغرامات المحرمات، وغير ذلك هل يحل لمن عرف ذلك أن يأكل من طعامه؟ قال: أحب إلي أن لا يأكل منه ويسعه حكما أن يأكل إن كان ذلك الطعام لم يكن في يد المطعم غصبا، أو رشوة اهـ أي: إن لم يكن عين الغصب، أو الرشوة؛ لأنه لم يملكه، فهو نفس الحرام، فلا يحل له، ولا لغيره. (حاشية ابن عابدين على الدر، كتاب الزكاة، باب زكاة الغنم، مطلب: في التصدق من المال الحرام: ٣/٢٦١، ط: دار المعرفة)

لكن في المجتبى: مات، وكسبه حرام، فالميراث حلال، ثم رمز، وقال: لا نأخذ بهذه الرواية، وهو حرام مطلقا على الورثة، فتنبه!

قال ابن عابدين: قوله: (وهو حرام مطلقا على الورثة) أي: سواء علموا أربابه، أو لا، فإن علموا أربابه ردوه عليهم، وإلا تصدقوا به كما قدمناه آنفا عن الزيلعي. (الدر مع الرد، الحظر والإباحة، فصل: في البيع: ٦/٣٨٦، ط: سعيد)

(كذا في التبيين، الكراهية / فصل في البيع: ٧/٦٠، ط: دار الكتب العلمية)

جاری ہے ←

Date

(كذا في البحر، الكراهية / فصل في البيع ، ٨/ ٣٦٩ ، ط: الرشيدية)

٣ — نکاح کے لئے مسنون طریقہ اختیار کرنا چاہئے اور فضول رسومات سے بچنے کی کوشش کی جائے، غیروں کے طریقوں کو نہ اپنایا جائے، اور مزید تفصیل کے لئے "اسلامی شادی" (مصنفہ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ) مطالعہ کریں۔

عن جابر - رضي الله عنه - قال: قال رسول الله - صلى الله عليه وسلم -: أما بعد، فإن خير الحديث كتاب الله، وخير الهدي هدي محمد - صلى الله عليه وسلم -، وشر الأمور محدثاتها، وكل بدعة ضلالة. رواه مسلم (مشكوة المصابيح، كتاب الإيمان، باب الاعتصام بالكتاب والسنة ١/ ٢٧، ط: قديمي)

عن عائشة رضي الله عنها - قالت: قال رسول الله عليه وسلم - من أحدث في أمرنا هذا ما ليس منه فهو رد. متفق عليه (الحوالة المذكورة) فقط

والله تعالى أعلم بالصواب

كتبه محمد بلال غفر له

المتخصص في الفقه الإسلامي

بالجامعة الفاروقية، بكراتشي

١٨ / ٣ / ١٤٣١ هـ

الجواب صحيح

الجواب صحيح

٢١ / ٣ / ١٤٣١ هـ

جامعة فاروقية ... دار الافتاء ... شاہ فیصل کالونی ... کراچی ... پاکستان